اقوالِ دانش

قائد اعظمؒ کے ارشادات

قیمت ایک روپیہ

قیام پاکستان جس کے لئے ہم گذشتہ دس سال سے جدّو جہد کر رہے تھے۔ خدا کا
شکر ہے کہ آج ایک مسلّمہ حقیقت ہے۔ اپنے لئے ایک مملکت قائم کرنا۔ یہی ہمارا مقصود
نہیں تھا۔ بلکہ یہ ذریعہ تھا حصول مقصود کا۔ خیال یہ تھا کہ ہم ایک ایسی مملکت کے
مالک ہوں۔ جہاں ہم اپنی روایات اور تمدّنی خصوصیات کے مطابق ترقی کر سکیں۔
جہاں اسلام کے عدل و مساوات کے اصُولوں کو آزادی سے بر سرِ عمل آنیکا موقعہ
حاصل ہو۔

خطاب بہ افسران حکومت پاکستان کراچی
۱۱ر اکتوبر ۱۹۴۷ء

مجھے معلوم ہے کہ ہم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں ۔ جو ہندوستان کی تقسیم اور بنگال و پنجاب کے بٹوارے سے پوری طرح متفق نہیں ہیں ۔ اِس کے خلاف بہت کچھ کہا جا چکا ۔ لیکن اب جبکہ یہ فیصلہ تسلیم کر لیا گیا ہے ۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اس پر نہایت وفاداری ۔ اور سچّے دل سے قائم رہیں ۔ اور اس معاہدے پر جواب قطعی بھی ہے اور جس کی پابندی ہم سب پر لازم ہے ، باعزّت طریقہ سے عمل پیرا ہوں ۔

جہاں ایک جماعت اکثریت میں اور دوسری اقلیت میں ہو وہاں دونوں جماعتوں کے افراد کے جذبات کیسے ہونگے اُس کا اندازہ آسانی سے لگایا جا سکتا ہے ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اسوقت جو کچھ بھی کیا گیا ہے ۔ کیا اسکے علاوہ کوئی اور فیصلہ ممکن اور قابل عمل ہو سکتا تھا ۔ تقسیم تو بہر حال ہونی تھی ہندوستان اور پاکستان دونوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جو ممکن ہے ۔ اِس فیصلے سے متفق نہ ہوں ۔ اور اسے پسندیدگی کی نظر سے نہ دیکھتے ہوں ۔ لیکن میرے خیال میں اس مسئلہ کا اسکے علاوہ اور کوئی حل تھا ہی نہیں ۔

مجھے یقین ہے کہ مستقبل کی تاریخ کا فیصلہ بھی اسی کے حق میں ہوگا اور اس سے زیادہ یہ کہ جُوں جُوں زمانہ گزرتا جائیگا عملی تجربہ سے یہ بات واضح ہوتی جائیگی ۔ کہ ہندوستان کے آئینی مسئلہ کا حل سوائے تقسیم کے اور کچھ نہ تھا ۔

متحدہ ہند کا تخیل ہرگز قابل عمل نہ تھا۔ اور میری رائے میں وہ ہمیں زبردست تباہی کی طرف لے جاتا۔

خطبہ صدارت مجلس دستور ساز
(۱۱ اگست ۴۷ء)

جو لوگ اپنی نادانی سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ پاکستان کو ختم کر دینگے۔ بڑی بھول میں مبتلا ہیں۔ دُنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں جو پاکستان کا شیرازہ بکھیرنے میں کامیاب ہوسکے۔ اُس پاکستان کا جو اب مضبوط و مستحکم بنیادوں پر قائم ہوچکا ہے۔ ہمارے دشمنوں کے ان خوابوں یا ارادوں کا نتیجہ جس کی وجہ سے وہ قتل یا خونریزی پر اتر آئے ہیں سوائے اسکے کچھ نہ نکلے گا کہ کچھ اور معصوم و بیگناہ انسانوں کا خون ہو۔ یہ لوگ اپنی حرکتوں سے اپنے فرقہ کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ لگا رہے ہیں۔ مہذب و متمدن دنیا ان کے وحشیانہ طرزِ عمل کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے گی۔

میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ تو نے ہی یہ آزاد و خود مختار سلطنت ہمیں بخشی ہے۔ تو ہی یہاں کے باشندوں کو مصائب و آلام برداشت کرنے کی ہمّت دے۔ اور صبر و استقلال عطا فرما۔ اور انہیں یہ صلاحیت بھی دے کہ ہر قسم کے اشتعال کے باوجود وہ پاکستان کی خاطر اسکے امن و امان کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہیں۔

(بیان قائدِ اعظم ۲۴ اگست ۴۷ء)

پاکستان کے لوگ کسی ایسی چیز کے طالب نہیں جو انکی اپنی نہ ہو ۔ وہ دنیا کی تمام آزاد اقوام سے خیرسگالی اور دوستی رکھنے سے زیادہ کسی اور بات کے خواہش مند نہیں ہیں ۔ ہم پاکستانی اس بات کا تہیہ کر چکے ہیں ۔ کہ اب جبکہ ہمنے اپنی مدتوں کی کھوئی ہوئی آزادی کو حاصل کر لیا ہے ۔ ہم نہ صرف اپنی مملکت کو مستحکم و مرفع الحال بنانیکی انتہائی کوشش کرینگے ۔ بلکہ بین الاقوامی امن و خوشحالی کیلئے بھی جہانتک ممکن ہوگا ۔ پوری مدد کرینگے ۔

(امریکہ کے سفیر ایچ ۔ ای ۔ پال ایلنگ
کی تقریر کے جواب میں قائد اعظم کا
ارشاد تاریخ ۲۶ فروری ۴۸ء)

ہم جس دنیا میں اسوقت زندگی گزار رہے ہیں۔ وہ کسی طرح بھی مکمل نہیں کہلائی جاسکتی۔ تہذیب و تمدن کی ترقیوں کے باوجود۔ جنگل کا قانون جاری ہے۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے مصداق طاقتور کمزور سے ناجائز فائدہ اٹھانے سے باز نہیں رہتے۔ اپنی ترقی کو مقدم رکھنا۔ لالچ اور طاقت حاصل کرنیکی ہوس نہ صرف افراد کے بلکہ اقوام عالم کے تمام افعال کی محرک ہے۔ اگر ہم دنیا کو زیادہ محفوظ۔ زیادہ پاکیزہ اور پُرمسرت جگہ بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی اصلاح کا کام افراد سے شروع کرنا پڑیگا۔ بچپن ہی سے فرد کی زندگی میں سکاوٹ کا ایثار خدمت۔ قول فعل اور خیال کی پاکیزگی کا مسلک پیدا کردینا چاہیئے۔ اگر ہمارے نوجوان ہرایک کو دوست رکھنے ہرایک کی ہمہ وقت خدمت کرنے اور ذاتی مفاد کو دوسروں کی بھلائی کے سامنے پس پُشت ڈالنے۔ خیال الفاظ اور عمل میں تشدد سے بچنے کا سبق سیکھ لیں۔ تو مجھے امید واثق ہے کہ عالمگیر اخوت ہمارے امکان اور دسترس میں ہوگی۔

بلوائے سکاوٹس سے خطاب

(۲۲ دسمبر ۴۷ء)

اگر آپ لوگ باہمی تعاون سے کام کریں - ماضی کو بھول جائیں - اور گزشتہ را صلواۃ پر عمل کریں۔ تو یقیناً کامیاب ہونگے - اگر آپ مِل جُل کر اس جذبہ کے تحت کام کریں - کہ ہر شخص خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ ماضی میں آپ کے تعلقات ایک دوسرے سے خواہ کیسے ہی رہے ہوں - اس کا رنگ - نسل - مذہب کچھ ہی ہو - اولاً - ثانیاً - آخراً اسی مملکت کا شہری ہے - اس کے حقوق - مراعات اور ذمہ داریاں مساوی و یکساں ہیں تو ہم بیحد ترقی کر جائینگے - ہمیں اس جذبہ کے تحت کام شروع کر دینا چاہیے - پھر رفتہ رفتہ اکثریت اور اقلیت کے، مسلمان فرقہ اور ہندو فرقہ کے تمام اختلافات مٹ جائینگے -

مجلس دستور ساز پاکستان

(۱۱ر اگست ۱۹۴۷ء)

میں نے بار بار یہ بات کہی ہے کہ اب جبکہ دونوں مملکتوں کے درمیان باضابطہ سمجھوتہ کے مطابق ہندوستان تقسیم ہو چکا ہے ۔ ہمیں چاہیئے کہ ماضی کو بھول جائیں ۔ یہ مصمّم اِرادہ کرلیں کہ باوجود پچھلی باتوں کے ہم ایک دوسرے کے دوست رہینگے ۔

رائیٹر کے نامہ نگار ڈنکن ہوپر سے
ایک ملاقات کے دوران میں ارشاد
(۲۳ اکتوبر سنہ ۴۷ء)

میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کبھی اس بات پر راضی نہ ہوگا کہ دونوں آزاد مملکتیں ایک ایک مشترک مرکز کے تحت آئینی طور پر ایک ہو جائیں۔

پاکستان قائم ہو چکا ہے۔ اور قائم رہیگا۔ لیکن ہم ہندوستان کے ساتھ دو آزاد۔ مساوی الحثیت اور خود مختار مملکتوں کی طرح ہمیشہ سمجھوتہ یا مفاہمت کے لئے تیار ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے ہم کسی اور غیر قوم سے معاہدہ دوستی یا سمجھوتہ کریں۔

رائیٹر کے نامہ نگار ڈنکن ہوپر سے
ایک ملاقات کے دوران میں ارشاد
(۲۳ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

ہمارے وہ بھائی جو ہندوستان میں اقلیت میں ہیں - اطمینان رکھیں کہ ہم نہ انکو فراموش کر سکتے ہیں ۔ نہ ان کی طرف سے لاپرواہ ہو سکتے ہیں - ہماری دلی ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں - ان کی اعانت اور بہتری کے لئے ہم بڑی سے بڑی کوشش کو بھی زیادہ نہیں سمجھیں گے - کیونکہ مجھے اس کا احساس ہے کہ اس برصغیر میں مسلم اقلیتی صوبے ہی تھے - جنہوں نے ہمارے محبوب نصب العین پاکستان کے لئے سب سے پہلے پیش قدمی کی - اور اس کے جھنڈے کو سربلند کیا۔

پیغام عید

(۱۸ر اگست ۴۷ء)

ہندوستان میں رہنے والے اپنے مسلمان بھائیوں کو میں یہی مشورہ دونگا کہ وہ جس مملکت میں رہیں۔ اس کے ساتھ پوری پوری وفاداری کا ثبوت دیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ انہیں یہ بھی چاہیئے۔ کہ اپنی تنظیم کریں۔ اور صحیح قسم کی قیادت پیدا کریں۔ جو اس پُر آشوب زمانہ میں ان کی ٹھیک رہنمائی کر سکے۔

افسرانِ حکومتِ پاکستان سے خطاب
(۱۱ر اکتوبر ۴۷ء)

میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اُس اسوۂ حسنہ پر چلنے میں ہے ۔ جو ہمیں قانون عطا کرنے والے پیغمبرِ اسلام نے ہمارے لئے بنایا ہے ۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی جمہوریت کی بنیادیں صحیح معنوں میں اسلامی تصوّرات و اصولوں پر رکھیں ۔

شاہی دربار ۔ سبی بلوچستان میں تقریر

(۱۴ فروری ۴۸ء)

ہمارا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ نہ صرف ہر قسم کی احتیاج اور خوف کو ختم کردیں۔ بلکہ حریّت۔ اخوت اور مساوات۔ جن کی اسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے۔ حاصل کریں۔

کراچی کارپوریشن کے شہری سپاسنامہ کے جواب میں
(۲۵ راگست ۴۷ء)

اپنے ووٹ کو ذاتی مفاد کے حصول کی خاطر بیچ نہ ڈالیئے بلکہ اسے قوم کی امانت سمجھئے۔

اہالیان ڈیرہ اسماعیل خاں سے خطاب
(۱۴ راپریل ۴۸ء)

آپ آزاد ہیں ۔ اپنے مندروں ۔ مسجدوں اور دوسری عبادت گاہوں میں جانے کیلئے آپ پاکستان کی مملکت میں بالکل آزاد ہیں ۔ آپ کسی مذہب ۔ فرقہ ۔ عقیدہ سے تعلق رکھیں ۔ اس سے کاربار سلطنت کو کوئی سروکار نہیں ہے ۔ ہم اس بنیادی اصول سے اپنے نظام کا آغاز کر رہے ہیں ۔ کہ ہم سب ایک ہی مملکت کے شہری ہیں ۔ اور مساوی الحیثیت ۔ ہمیں اس مسلک کو اپنے نصب العین کے طور پر سامنے رکھنا چاہیے ۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ جیسے جیسے زمانہ گزرتا جائیگا ۔ نہ ہندو ہندو رہیگا اور نہ مسلمان مسلمان ۔ مذہبی اعتبار سے نہیں کیونکہ یہ تو ذاتی عقائد ۔ کا معاملہ ہے ۔ بلکہ سیاسی لحاظ سے ہم سب ایک ہی مملکت کے شہری ہو جائینگے ۔

مجلس دستور ساز پاکستان سے خطاب
(۱۱ر اگست ۴۷ء)

شہنشاہ اکبر نے غیر مسلموں کے ساتھ جو خیر سگالی اور رواداری کا برتاؤ کیا۔ وہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ اس کی ابتدا آج سے تیرہ سو سال پہلے ہی ہمارے رسولؐ نے کر دی تھی۔ انہوں نے زبان سے ہی نہیں بلکہ عمل سے بھی یہود و نصاریٰ پر فتح حاصل کرنیکے بعد نہایت اچھا سلوک کیا۔ انکے ساتھ رواداری برتی۔ اور ان کے عقائد کا احترام کیا۔ مسلمان جہاں کہیں بھی حکمران رہے۔ ایسے ہی رہے۔ ان کی تاریخ دیکھی جائے۔ تو وہ ایسے ہی انسانیت نواز اور عظیم المرتبت اصولوں کی مثالوں سے بھری پڑی ہوگی۔ جن کی ہم سب کو تقلید کرنی چاہیئے۔

(مجلس دستور ساز میں ۱۴ ر اگست ۴۷ء کو
لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن کی تقریر کے جواب میں)

پاکستان کے نظام حکومت کی بابت میں پھر یہ کہونگا۔ اور نہایت پر زور طریقے سے کہونگا۔ کہ ہم نے اس سلسلہ میں جو پالیسی طے کی ہے۔ اس پر پوری طرح کاربند رہینگے۔ پاکستان میں جو اقلیتیں ہیں ان کی جان و مال کی حفاظت کرتے رہینگے۔ اور ان کے ساتھ انصاف کرینگے۔ ہم نہیں چاہتے کہ وہ پاکستان سے چلے جانے پر مجبور کر دیئے جائیں۔ جب تک یہ لوگ حکومت کے وفادار و وفاکیش رہینگے۔ ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جائیگا۔ جیسا پاکستان کے اور شہریوں کے ساتھ۔

چونکہ حکومت کی اِس پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری عمّال حکومت پر عاید ہوتی ہے۔ اِسلئے یہ دیکھنا ان کا فرض ہے کہ اس پر کما حقہٗ عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔ تاکہ ہم پر یہ الزام نہ آئے۔ کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں۔ اس پر عمل نہیں کرتے۔ آپ لوگ ہی عوام کو حکومت کی نیک نیتی کا یقین دلا سکتے ہیں۔ مجھے کامل یقین ہے کہ عمّال حکومت ہمیں اس سلسلہ میں مایوس نہ کرینگے۔

افسران حکومت پاکستان سے خطاب

(۱۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

یہ امر میں تمام مسلمانوں کے ذہن نشین کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے ہندو ہمسایوں کو غنڈوں ۔ پانچویں کالم والوں ۔ اور فسادات برپا کرنے والوں سے محفوظ رکھنے اور تمام فرقوں میں دوبارہ اعتماد اور بھروسہ پیدا کرانے کے سلسلہ میں حکومت اور افسران کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں ۔

فسادات کراچی کے بعد بیان
(۲۰ رجنوری ؁۴۸ء)

ہم اپنے ان اعلانات پر قائم ہیں کہ ہر فرقہ کے لوگوں کو پاکستان کا شہری سمجھا جائیگا ۔ اور ان کے حقوق و مُراعات اور ذمہ داریاں مساوی ہونگی ۔ اقلیتوں کی حفاظت کی جائے گی ۔ اور وہ امن میں رہینگے ۔

مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پس ماندہ اقوام کی خوشحالی کے لیئے ہمارے دلوں میں خاص طور پر شفقت و خیر سگالی کے جذبات پائے جاتے ہیں ۔ صدیوں سے زمانہ آپ کو کچلتا رہا ہے ۔ اِس لیئے دوسرے فرقوں کے مقابلہ پر زیادہ مدد کے مستحق ہیں مَیں نے ہمیشہ آپ کے مفاد کی حمایت کی ہے ۔ اور آئندہ بھی ایسا کرتا رہونگا ۔

پس ماندہ اقوام کے وفد کو جواب
بمقام ڈھاکہ
(۲ر مارچ ۱۹۴۸ء)

ہم ایک نہایت پُر آشوب دَور سے گزر رہے ہیں۔ (خوش آئند مستقبل کا) آفتاب ابھی طلوع نہیں ہؤا ہے۔ مگر مجھے یقین ہے کہ اِتحاد۔ ایقان۔ اور تنظیم کے اصول پر کاربند رہ کر ہم نہ صرف دنیا کی پانچویں بڑی مملکت بنے رہینگے۔ بلکہ ہر قوم کی برابری کر سکیں گے۔ کیا آپ (آزمائش کی اس) آگ میں سے گزرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ عوام کی خدمت، دیانت اور تندہی کے ساتھ کرنے کا مصمم ارادہ کر لیجئے۔ ہم خوف و خطر اور پریشانی کے دَور میں سے گزر رہے ہیں۔ اتحاد۔ تنظیم اور ایقان ہونا ہمارے لئے از حد ضروری ہے۔

ریلوے افسران سے قائدِاعظم کا خطاب
بمقام کراچی (۲۷، دسمبر ۱۹۴۷ء)

میں پاکستان کے ہر مسلمان مرد اور عورت سے کہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے موجودہ غم و اندوہ کے سیلاب میں نہ بہہ جائیں۔ انہوں نے اپنی قومی سلطنت قائم کرنیکے لئے بہت دکھ اٹھائے ہیں۔ اور قربانیوں دی ہیں۔ اب یہ انہیں کا کام ہے۔ کہ اسکی تعمیر کریں۔ تاکہ بہت جلد وہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست کہلانے کے اہل ثابت ہو سکیں اور اقوام عالم میں اپنے لئے ایک معزز مقام پیدا کر سکیں۔ صرف اسی صورت سے ہم اس قتل و غارتگری کا جو ہمارے آدمیوں کے ساتھ دوسری طرف کی گئی ہے۔ بہترین بدلہ لے سکتے ہیں۔ فوری جذبات مغلوب ہو کر جسمانی انتقام اور بدلہ کے لا محدود ویرانہ میں بھٹک کر نہیں۔

قائد اعظم کا بیان

(۲۴ اگست ۴۷ء)

خدا جن لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ ان کو امتحان اور آزمائش میں بھی ڈالتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ جو شے آپ کو سب سے زیادہ عزیز ہو۔ اس کی قربانی دیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے حکم خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے اپنے عزیز بیٹے کی قربانی پیش کی۔ آج بھی خداوند کریم پاکستان اور ہندوستان کے مسلمانوں کا امتحان لے رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہم سے بہت ہی بڑی بڑی قربانیاں طلب فرمائی ہیں۔ ہماری نوزائیدہ مملکت دشمنوں کے لگائے ہوئے زخموں سے چور ہے۔ ہندوستان میں ہمارے مسلمان بھائیوں پر ظلم توڑے جا رہے ہیں اور بدلے لئے جا رہے ہیں۔ محض اس وجہ سے کہ وہ مسلمان ہیں۔ اور انہوں نے پاکستان کے قیام میں مدد دی تھی۔ اور اس سے ہمدردی ظاہر کی تھی۔ چاروں طرف سے تاریک بادلوں نے ہمیں گھیر رکھا ہے۔ مگر ہم ان کے خوف سے رُک نہیں سکتے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے۔ کہ اگر ہم نے قربانی کا وہی جذبہ پیش کیا۔ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ نے کیا تھا۔ تو مصیبتوں کے بادل پھٹ جائینگے اور اللہ تعالےٰ حضرت ابراہیمؑ کی طرح ہم پر بھی اپنی رحمتوں کی بارش کریگا۔

آیئے آج عید الضحٰے کے دن جو اسلام کے اس جذبہ ایثار اور قربانی کا مظہر ہے۔ جن کی اسلام

نے ہمیں تعلیم دی ہے ۔ یہ عہد کریں کہ ہم اپنے تصورات کے مطابق اس نئی مملکت کی تخلیق میں بڑی سے بڑی قربانی دینے اور آزمائشوں اور مشکلات کا مقابلہ کرنے میں پیچھے نہ رہیں گے ۔ اور ہم اپنی ساری قوتیں اور سارے وسائل اس مقصد کے حصول پر صرف کر دینگے ۔

یہ وقت ہر چند کہ بہت نازک ہے ۔ مگر مجھے پختہ یقین ہے کہ ہم اس پر غالب آئینگے ۔ کیونکہ ہم اپنی طویل تاریخ کے دوران میں ایسے بہت سے طوفانوں کے منہ پھیر چکے ہیں ۔ گو دشمن اپنی کوششوں میں مصروف ہے ۔ مگر اس کے باوجود ہم آلام و مصائب کی اس تاریک رات سے کامران ہو کر نکلیں گے ۔ اور دنیا کو دکھا دینگے کہ یہ مملکت محض زندگی کے لیے نہیں ۔ بلکہ اچھی زندگی گزارنے کے لیے بنی ہے ۔

پیغامِ عید

(۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

آپ کو صرف اپنے آباؤ اجداد کی طرح مجاہدانہ جذبہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے ۔ آپ اس قوم سے تعلق رکھتے ہیں ۔ جس کی تاریخ دلاوری ۔ شجاعت اور کرداری اوصاف کی مثالوں سے بھری پڑی ہے ۔ ان روایات کے مطابق زندگیاں بنائیے ۔ اور اس تاریخ میں ایک اور درخشاں باب کا اضافہ کیجئے ۔

لاہور میں تقریر

(۳۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

متحد ہو کر رہیئے ۔ قوم کی مجموعی بہبودی کی خاطر۔ اگر دُکھ اور تکلیفیں پیش آئیں تو انہیں انگیز کیجیے۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی قوم اور مملکت کی فلاح کی خاطر بڑی سے بڑی تکلیف ۔قربانی اور مشقت کو نہ گردانیں اور نہ اس سے گریز کریں ۔

صرف اسی طریق سے آپ پاکستان کو دنیا کی سب سے بڑی سلطنت بنا سکتے ہیں ۔نہ صرف آبادی کے اعتبار سے، جو وہ اب بھی ہے ۔بلکہ طاقت کے لحاظ سے بھی' تاکہ دنیا کی تمام قومیں اس کی عزت کریں ۔

تقریر ڈھاکہ

۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء

اِس وقت میں آپ سے صرف اِس بات کا طلبگار ہوں۔ کہ میرا یہ پیغام جس جس شخص کے پاس پہنچے۔ وہ اپنے دِل میں اس بات کا عہد کرے کہ ضرورت پڑنے پر وہ پاکستان کو اسلام کی پشت پناہ۔ اور دنیا کی عظیم ترین قوم بنانے کے لیۓ اپنا سب کچھ قربان کر دیگا۔ ایک ایسی قوم بنانے کے لیۓ جس کا نصب العین امن و آشتی ہو۔ اندرون ملک بھی۔ اور بیرون ملک بھی۔

مسلمان کے لیۓ اس سے بہتر کوئی ذریعہ نجات نہیں ہو سکتا۔ کہ وُہ حق کی خاطر شہید ہو جائے۔

تقریر لاہور ۳۰ر اکتوبر ۴۷ء

مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا میں آپ کے ضمیر سے بڑھکر کوئی شے نہیں ہے۔ جب آپ اپنے خدا کے حضور میں پہنچیں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ میرے اوپر جو فرائض عاید تھے۔ میں نے انہیں کامل ایمانداری ۔ دیانت اور وفاداری کے ساتھ ادا کیا ۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آپ یہ جذبہ اپنے میں پیدا کریں ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ یہ جذبہ پیدا کرینگے ۔ اور اسی کے مطابق اپنا کام کرینگے ۔

سبی بلوچستان کے سول افسران کے سامنے تقریر

(۱۲ ر فروری ۱۹۴۸ء)

ہمیشہ سے میری یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں میں اتفاق و یکجہتی پیدا ہو جائے اور مجھے اُمید ہے کہ اس عظیم مملکت پاکستان کی تعمیر و ترقّی کا جو کام اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اُسے دیکھتے ہوئے سب کو اس بات کا کامل احساس ہوگا۔ کہ اسوقت اتحاد باہمی کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ ہم مسلمانوں کا خدا ایک ہے۔ قرآن ایک ہے۔ رسولؐ ایک ہے۔ اس لئے ہمیں ایک واحد قوم کی طرح متّحد ہو کر رہنا چاہیے۔ ایک پُرانی کہاوت ہے۔ کہ اتّفاق میں طاقت اور نااتّفاقی میں ہلاکت ہے۔

جرگہ جملہ قبائل سرحد پشاور
(۱۷ اپریل ۴۸ء)

مجھے یقین ہے کہ آپ یہ بات بخوبی سمجھتے ہونگے۔ کہ پاکستان جیسی نوزائیدہ مملکت کے لئے جس کے دو حصے ہوں اور وہ بھی کافی فاصلہ پر۔ آپس کا میل جول اسکے شہریوں کا خواہ وہ کسی حصہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ باہمی اتحاد و یک جہتی نہ صرف اس کی ترقی کے لئے بلکہ اس کی بقا کے لئے کس قدر ضروری ہے۔ پاکستان مسلمانوں کے اتحاد کا مظہر ہے اور اسے ایسا ہی رہنا چاہیئے۔ سچے مسلمانوں کی حیثیت سے آپ کا فرض ہے۔ کہ جی جان سے اس کی پاسبانی اور حفاظت کریں۔ اگر ہم یہ سمجھنے لگیں کہ ہم پہلے بنگالی۔ پنجابی۔ سندھی وغیرہ ہیں۔ اور مسلمان و پاکستانی محض اتفاقیہ تو جان لیجئے کہ پاکستان کا شیرازہ بکھر جائیگا۔

(ڈھاکہ ۲۸ مارچ ۴۸ء)

میں صاف طریق پر آپکو ان خطرات سے آگاہ کر دینا چاہتا ہوں۔ جو پاکستان کو اور خصوصاً آپ کے صوبہ کو اب تک درپیش ہیں۔ پاکستان کے قیام کو روکنے کی کوشش میں ناکام ہونے کے بعد اپنی شکست سے پریشان ہوکر پاکستان کے دشمن اب مسلمانوں میں پھوٹ ڈالکر اس مملکت میں انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ان کوششوں نے اب صوبہ پرستی کو ہوا دینے کی صورت اختیار کی ہے۔

جبتک آپ اپنی ملکی سیاست سے اس زہر کو نکال کر نہیں پھینک دینگے۔ اس وقت تک آپ خود کو ایک حقیقی قوم میں نہیں ڈھال سکتے۔ اور نہ ویسا جوش اور ولولہ پیدا کر سکتے ہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ بنگالی۔ سندھی۔ بلوچی پٹھان وغیرہ کی باتیں نہ کریں۔ آپ سب ایک قوم سے تعلّق رکھتے ہیں۔ آپ نے ایک سلطنت اپنے لیئے بنائی ہے۔ ایک وسیع وعریض سلطنت۔ یہ سب آپ کی ہے۔ یہ نہ پنجابی کی ہے نہ بنگالی کی۔ نہ سندھی کی۔ نہ پٹھان کی۔ یہ آپ کی ہے۔

ڈھاکہ

(۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء)

اِس مملکت کی تعمیر کے کارِ عظیم میں آپ کے لیئے شاندار مواقع موجود ہیں ۔ مستقبل کا مقابلہ کیجیئے ۔ اور اپنے کاموں کو اُسی عزم واستقلال کیساتھ جاری رکھیئے ۔ جیسا کہ آپ اب تک کرتے آئے ہیں سب سے بڑھکر یہ بات یاد رکھیئے کہ اپنے آپ کو شرارت پسند پروپیگنڈہ بازوں ۔ اور خود غرض اشتعال انگیزوں کا آلۂ کار نہ بننے دیجیئے ۔ کیونکہ وہ آپ سے اور اُن مشکلات سے جو کسی نوزائیدہ حکومت کو لازماً پیش آتی ہیں ۔ ناجائز فائدہ اٹھانے کی فکر میں ہیں ۔

اس عظیم مملکت کی خاطر جسکے آپ فرد ہیں ۔ اُن عوام کی وجہ سے جنکی خدمت آپ کے ذمہ ہے ۔ دراصل خود اپنے لیئے آپ کا یہ فرض ہے کہ کسی مشکل سے نہ گھبرائیں ۔ بلکہ آگے بڑھیں ۔ اور پوری تندہی اور یکسوئی کے ساتھ اپنی دُھن میں لگے رہیں ۔ پاکستان کے سامنے ایک بڑا شاندار مستقبل ہے ۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ قدرت نے ہمیں جن فیاضیوں سے نوازا ہے ۔ ان سے پورا فائدہ اٹھائیں ۔ اور ایک مضبوط و شاندار پاکستان کی تعمیر کریں ۔

ڈھاکہ (۲۸ مارچ ۴۸ئ)

ہمارے دُشمنوں کی ریشہ دوانیوں کا موزوں ترین جواب یہ ہے کہ ہم اپنی مملکت کو مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر قائم کرنیکا عزم مصمم کرلیں ۔ ایک ایسی مملکت جو ہمارے بچوں کیلئے موزوں جگہ ثابت ہو۔ اس کیلئے کام کی ضرورت ہے۔ اور بہت کام کی۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ جنگ کے دنوں میں آپ میں سے اکثر حضرات پر شدید مشقّت کا بار پڑ چکا ہے۔ اور اب آپکو آرام کی ضرورت ہے۔ مگر یاد رکھئے کہ ہمارے لئے جنگ ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ ابھی شروع ہی ہوئی ہے۔ اور اگر ہم اس جنگ میں فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں انتہائی جدّ و جہد سے کام لینا پڑیگا۔

یہ زمانہ اپنی ذاتی ترقی۔ اپنے آپکو آگے بڑھانے اور بڑی جگہوں کیلئے تگ و دو کرنیکا نہیں ہے۔ یہ وقت ہے تعمیری کام کا۔ بے غرض خدمت کا۔ بے لوث ادائگی فرض کا۔ آپکو اپنے قول اور فعل دونوں سے اپنے آدمیوں میں ایک نئی رُوح پھونکنی ہے۔ انہیں یہ محسوس کرایئے کہ وہ ایک مقصد عظیم کیلئے کام کر رہے ہیں۔ ایک ایسے مقصد کیلئے جو ہر قربانی کا مستحق ہے۔ ہمیں خدا نے ایک نئی مملکت کے معمار بننے کا شاندار موقعہ عنایت فرمایا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ کہیں۔ ہم اسکے اہل ثابت نہیں ہوئے۔

افسران حکومت پاکستان سے خطاب

(کراچی۔ ۱۱ دسمبر ۱۹۴۷ء)

جب آپ یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کی بُنیاد عمرانی عدل۔ اور اسلامی سوشلزم کے اصولوں پر رکھی جائے تو بنی نوع انسان کی اخوت و مساوات پر زبردست زور دیتے ہیں تو آپ محض میرے اور لاکھوں مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں اور اسی طرح جب آپ ہر شخص کے لئے مساوی مواقع مانگتے ہیں تب بھی آپ میرے خیالات کی ترجمانی کرتے ہیں ترقی کے ان مقاصد کے متعلق پاکستان میں کوئی اختلاف رائے نہیں۔ کیونکہ ہم نے پاکستان اس لئے طلب کیا تھا اسکی خاطر جدوجہد کی تھی اور اسے اس لئے حاصل کیا تھا کہ ہم اپنی روایات کے مطابق اپنے معاملات کو حل کرنے میں جسمانی اور رُوحانی طور پر قطعاً آزاد ہوں۔ اخوت۔ مساوات اور رواداری۔ یہ ہیں ہمارے مذہب، تہذیب اور تمدن کے اساسی نقطے ہم نے پاکستان کے لئے اس واسطے جنگ کی تھی کہ اس برِ عظیم میں ہمیں اِن انسانی حقوق سے محروم کر دیئے جانے کا خدشہ تھا۔

چٹاگانگ ۲۶ مارچ ۱۹۴۸ء

جنگ سے نڈھال انسانیت جمیعتہ اقوام متحدہ (U.N.O) کی طرف اُمید و بیم کے جذبات کے ساتھ دیکھ رہی ہے۔ کیونکہ بنی نوع انسان کی نجات اور تہذیب حاضرہ کا مستقبل اِس بات پر موقوف ہے کہ یہ ادارہ جنگ کے اسباب اور امن عالم کو لاحق ہونے والے خطروں کو دُور کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوتا ہے پاکستان جسے حال ہی میں جمیعتہ اقوام متحدہ کا رکن بنایا گیا ہے اِس ادارہ کی تقویت کیلئے حتی المقدور کوشش کریگا۔ اور جو نصب العین اس ادارے نے اپنے سامنے رکھے ہیں۔ اُنکے حاصل کرنے میں مدد دے گا۔ ہر چند کہ ہم اقوام متحدہ کے منشور (چارٹر) کی پوری تائید کرتے ہیں۔ پھر بھی اپنے دفاع کی طرف سے غافل نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ یہ "اقوام متحدہ" کا ادارہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو جائے اپنے وطن کے دفاع کی بنیادی ذمہ داری ہماری ہی رہیگی۔ اور اس لئے ضروری ہے کہ پاکستان تمام خطرات اور آنیوالے حوادث سے مقابلہ کرنے کے لئے بالکل تیار رہے اس ناقص دنیا میں کمزوری اور نہتا پن دوسروں کو حملہ کی دعوت دینے کے مترادف ہے۔ لیکن امن عالم کی بہترین خدمت یونہی ہو سکتی ہے کہ ہم ان لوگوں کو جو ہمیں کمزور سمجھ کر ہم پر حملہ کرنے یا چھا جانے کی نیت رکھتے ہوں۔ موقعہ نہ دیں۔ یہ صرف اسوقت ہو سکتا ہے جب ہم اتنے مضبوط ہو جائیں کہ کسی کو ہماری طرف

بُری ہیبت سے دیکھنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ پاکستان ابھی شیر خوار بچہ ہے یہی حال اُسکی بحری طاقت نیز افواج کے دیگر شعبہ جات کا ہے مگر یہ شیر خوار بچہ بڑا ہونے کا عزم کر چکا ہے اور انشاءاللہ اسقدر جلد بڑا ہو گا کہ لوگوں کے قیاس میں بھی نہیں آ سکتا۔

آپ میں سے ہر شخص کو اپنے وطن کی دفاعی مضبوطی میں اہم حصہ لینا ہے۔ اسلئے آپکا نعرۂ عمل ہونا چاہیئے۔ یقین محکم۔ تنظیم اور ایثار آپ اپنے مختصر ہونے پر نہ جایئے اس کمی کو حوصلہ اور بے غرض ادائیگی فرض کے جوہروں سے پورا کر دیجئے۔ کیونکہ اصل شے زندگی نہیں ہے۔ بلکہ حوصلہ۔ تحمل اور استقامت کے وہ جوہر ہیں جو آپ زندگی میں پیدا کرتے ہیں۔

مجھے کامل بھروسہ ہے کہ اپنی روش اور طریق عمل سے آپ پاکستان کو نیچا نہیں دکھائینگے۔ بلکہ بحریہ کی بہترین روایات کو قائم رکھیں گے اور دنیا کی ایک بڑی قوم کی حیثیت سے پاکستان کی آبرو اور وقار کو سربلند کرینگے۔

رائل پاکستان نیوی سے خطاب
۲۳ جنوری ۱۹۴۸ء

ہم نے پاکستان کی جنگ آزادی جیت لی ہے۔ مگر اسے برقرار رکھنے اور مضبوط و مستحکم بنیادوں پر قائم کرنیکی سنگین تر جنگ ابھی جاری ہے۔ اور اگر ہمیں ایک بڑی قوم کی حیثیت سے زندہ رہنا ہے تو اس جنگ میں کامیابی حاصل کرنی ہوگی فطرت کا اٹل اور سفاک قانون ہے "بقائے اصلح" ہمیں خود کو اس نئی آزادی کا اہل ثابت کرنا ہے فاشیت کے خطرات سے دُنیا کو بچانے اور اسے جمہوریت کیلئے محفوظ بنانے کی خاطر کرۂ ارض کے دُور دراز حصّوں میں جاکر آپ نے میدان جنگ میں دادِ شجاعت حاصل کی ہے۔ مگر اب آپ کو اپنے ہی وطن عزیز کی سرزمین پر اسلامی جمہوریت اسلامی معاشری عدل اور مساوات انسانی کے اصولوں کے پاسبانی کرنی ہے۔ آپکو ان کیلئے ہر وقت تیار رہنا پڑیگا۔ ہمہ تن ہوشیار۔ سُستانے کا موقعہ ابھی نہیں آیا ہے۔ یقین محکم ضبط و نظم اور ادائیگی فرض کی دھن۔ ایسے اصول ہیں کہ اگر آپ ان پر کاربند۔ ہے تو کوئی شے ایسی نہیں۔ جسے آپ حاصل نہ کرسکیں۔

کراچی میں افواج پاکستان کے سامنے

۲۱ رفروری ۱۹۴۸ء

پاکستان کی دیگر ملازمتوں کے مقابلہ میں افواج دفاع کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اور اسی نسبت سے آپ کی ذمہ داریاں بھی زیادہ ہیں۔

میں نے جو کچھ دیکھا ہے اور معلوم کیا ہے اس کی بنا پر بلا شبہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہماری افواج کے حوصلے قابلِ فخر ہیں۔ اِن کی ہمتیں بلند ہیں اور سب سے زیادہ اطمینان بخش بات یہ ہے۔ کہ ہر افسر اور سپاہی خواہ وہ کسی فرقہ یا نسل کا ہو سچے پاکستانی کی طرح کام کر رہا ہے۔

اگر آپ اِسی جذبہ سے سچے رفیقوں اور سچے پاکستانیوں کی طرح بے غرضی سے کام کرتے رہے تو پھر پاکستان کو کسی بات کا ڈر نہیں۔

فوجوں کو کوئٹہ میں خراج تحسین

۱۴ر جون ۱۹۴۸ء

خفیہ طور پر نقصان پہنچانے والوں ۔ پاکستان کے دشمنوں ۔ پانچویں کالم والوں اور غدّاروں کو ہم کبھی برداشت نہیں کریں گے ۔ مجھے کامل یقین ہے کہ حکومت ان کے خلاف بہت سخت تدابیر اختیار کرے گی ۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے لئے زہر کی حیثیت رکھتے ہیں ۔

ڈھاکہ

۲۱ ؍ مارچ ۱۹۴۸ء

ہندوستان اِسوقت جن بدترین لعنتوں میں گرفتار ہے اُن میں رشوت ستانی اور بددیانتی خاص طور پر قابل ذکر ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ دنیا کے دوسرے ممالک اِن کا شکار نہیں ہیں مگر میرا خیال ہے کہ ہماری حالت اس معاملہ میں بدتر ہے۔ ہمیں ان برائیوں کو نہایت سختی کے ساتھ کچلنے کی ضرورت ہے ۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ جسقدر جلد ممکن ہو گا۔ اِن لعنتوں کا خاتمہ کرنے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کرینگے ۔

خطبہ صدارت مجلس دستور ساز

۱۱ر اگست ۱۹۴۷ء

چور بازاری ایک دوسری لعنت ہے یہ سوسائٹی کے خلاف اس شدید جرم کا انسداد کرنا آپ کا کام ہے۔ ہماری اس خستہ حالی میں جبکہ ہمیں خوراک اور دوسری ضروریات زندگی کی سخت کمی محسوس ہو رہی ہے اگر کوئی شخص چور بازاری کرتا ہے تو میرے خیال میں وہ بڑے سے بڑے اور سنگین جرم سے بھی بدتر جرم کا مرتکب ہے۔

مجلس دستور ساز

۱۱ر اگست ۱۹۴۷ء

اچھی اور بُری دیگر چیزوں کے ساتھ خیانت منصبی اور اقربا نوازی وغیرہ کی لعنتیں بھی ہمارے حصے میں آئی ہیں ہمیں ان برائیوں کو بے دردی سے کچل دینا چاہیئے میں یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ خیانت منصبی اقربا نوازی بالواسطہ یا بلاواسطہ مجھ پہ اثر ڈالنے کی کسی کوشش کو میں ہرگز برداشت نہیں کروں گا جہاں مجھے معلوم ہوا کہ فلاں جگہ ایسا ہو رہا ہے تو پھر کوئی خواہ کتنا ہی بڑا یا چھوٹا کیوں نہ ہو اُسے ہرگز نہیں بخشوں گا۔

خطبہ صدارت مجلس دستور ساز

۱۱ر اگست ۱۹۴۷ء

آزادی کا مطلب بے لگام ہو جانا نہیں ہے آزادی کا مفہوم یہ نہیں
ہے کہ دوسرے لوگوں اور مملکت کے مفاد کے علی الرغم آپ جو چاہیں کر گزریں
آپ پر بہت بڑی ذمہ داری کا بوجھ ہے اور پہلے سے زیادہ۔ اب یہ
ضروری ہے کہ آپ ایک منظم و منضبط قوم کی طرح کام کریں اسوقت ہم سب کو
چاہئے کہ تعمیری جذبہ پیدا کریں جنگ آزادی کے دنوں کی محاربانہ سپرٹ
اِس وقت درکار نہیں ہے۔

جلسہ تقسیم اسناد ڈھاکہ یونیورسٹی

۲۶ مارچ ۱۹۴۸ء

پاکستان کو ہر قسم کی گڑبڑ سے پاک رکھنا بہت ہی ضروری ہے کیونکہ اِس اِبتدائی دور میں اگر یہاں بدامنی پھوٹ پڑی۔ تو اس کی نئی بنیادیں ہل جائیگی اور اِسکے مستقبل کو ناقابل تلافی نقصان پہنچیگا میں مسلمانوں کو آگاہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے دشمنوں سے خبردار رہیں۔ کیونکہ وہ پاکستان کے بدخواہ ہیں اور وہ اُسے مضبوط اور مستحکم ہوتے نہیں دیکھ سکتے۔ دراصل اُن کی خوشی تو اسی میں ہے کہ کسی طرح پاکستان کو شروع ہی میں برباد کر دیا جائے اور یہاں جابجا بڑے پیمانہ پر بدامنی ہو۔ تاکہ انتظام میں خلل پیدا ہو جائے اور پاکستان کے قومی احیا اور تعمیر و تنظیم کے سبب کام درہم برہم ہو کر رہ جائیں۔

بیان

۲۴ راگست ۱۹۴۷ء

اِن ستم رسیدہ لوگوں کی مدد اور بحالی کا کام پاکستان کیلئے انتہائی اہمیت اور فوری تدبیر کا متقاضی ہے۔ کیونکہ جب تک یہ لوگ ہماری سوسائٹی کے کار آمد جُزو نہیں بنتے۔ اس وقت تک پاکستان کی ترقی کی رفتار تیز نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اس سلسلہ میں جو بھی کوشش کی جائے اس کا خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان مساعی سے پاکستان کی ترقی و فلاح کو تقویت پہنچتی ہے

شہری سپاسنامے کو مٹہ کے جواب میں

۱۵ / جون ۱۹۴۸ء

قوم کی تعمیر اور اس کو ٹھوس بنیادوں پر قائم کرنے کے سلسلہ میں عورتوں کا بہت اہم حصّہ ہے۔ وہ قوم کے نونہالوں کا کردار بنانے میں معمار اولیٰ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور یہی نونہال آگے چلکر مملکت کے لئے پشت پناہ ثابت ہوتے ہیں۔ اِس بات کو میں جانتا ہوں کہ حصول پاکستان کی طویل جدوجہد میں ہماری عورتیں بھی مردوں کے ساتھ ڈٹی کھڑی تھیں مگر اب ہمارے سامنے ایک اس سے بھی بڑی جدوجہد تعمیر پاکستان کی ہے۔ لوگوں کو یہ کہنے کا موقعہ نہ دیجیے کہ پاکستان کی عورتیں اس وقت پیچھے رہ گئیں۔ اور اپنا فرض ادا نہ کرسکیں۔

ڈھاکہ

۲۸ مارچ سنہ ۱۹۴۸ء

آپ کے پاس اس سے بھی بڑی کامیابی کی کُنجی ہے۔ وہ کُنجی ہے آپ کی آیندہ نسل اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کیجیے کہ وہ پاکستان کے قابلِ فخر شہری اور موزوں سپاہی بن سکیں آپ نے پاکستان کیلیے بہت سی قربانیاں دی ہیں اُس پاکستان کیلیے جسے اب ساری دُنیا تسلیم کر چکی ہے بس ایک قدم اور آگے بڑھانا ہے۔ وہ وقت دُور نہیں جب انشاءاللہ ساری دنیا کی قومیں پاکستان کی تعریف و توصیف کریگی۔

سندھ صوبائی لیگ کے شعبہ خواتین کے سامنے تقریر

۶ رفروری ۱۹۴۸ء

آپ کی بھلائی - آپ کے والدین کی بھلائی - بلکہ ساری مملکت کی بھلائی اس میں ہے کہ آپ کی توجہات صرف تحصیل علم کیلئے وقف رہیں - صرف اس طرح آپ خود کو جنگ حیات کے لئے مسلح کر سکتے ہیں - اِس زندگی کے لئے جو آپ کو عنقریب پیش آنیوالی ہے صرف اس طریقے سے آپ اپنی مملکت کے لئے طاقت اور فخر کا سرچشمہ بن سکتے ہیں اور ان مسائل کے حل کرنے میں مدد دے سکتے ہیں - جو اِس مملکت کو معاشری اور معاشی میدان میں درپیش ہیں صرف اِس صورت سے آپ اُسے دنیا کی ایک عظیم ترین طاقت ور وترقی یافتہ قوم بنا کر منزل مقصود تک پہنچا سکتے ہیں -

ڈھاکہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کے موقعہ پر طلباء سے خطاب

۲۴ر مارچ ۱۹۴۸ء

میرے نوجوان دوستو! طلباء جو اس وقت یہاں موجود ہیں مجھے ایک ایسے شخص کی حیثیت سے جو دس سال تک محبت و خلوص اور وفاکیشی کے ساتھ آپکی خدمت کرتا رہا ہے کچھ کہنے کی اجازت دیجئے۔ میں آپکو خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کسی سیاسی پارٹی کا آلہ کار بن گئے تو یہ آپ کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہوگی۔ یاد رکھئے کہ ایک انقلابی تبدیلی رُونما ہو چکی ہے اب ہماری اپنی حکومت ہے ہم ایک آزاد اور خود مختار مملکت بنا چکے ہیں اس لئے اب ہمیں آزاد لوگوں کی طرح ہی عمل کرنا چاہئے اور اسی طریقہ پر اپنے معاملات کا انتظامی حل کرنا چاہئے کیونکہ اب کسی غیر ملکی طاقت کے زیر اثر ہم پر کوئی دباؤ یا تشدد نہیں ہے۔ ہم نے غلامی کی زنجیریں توڑ دی ہیں اور قید کی بیڑیاں کاٹ چکے ہیں۔

ڈھاکہ میں تقریر

۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء

آپ ڈگریاں ملنے کے بعد جب ہزاروں کی تعداد میں اس یونیورسٹی سے نکلینگے تو آپ کا خیال اور تگ و دو صرف یہ ہوگی کہ کسی صورت سے سرکاری ملازمت ملجائے اس طریقۂ تعلیم کا مقصد ابتک یہی رہا ہے کہ اچھے تربیت یافتہ کلرک طیار کرے ساری تعلیم اس اصول پر مبنی تھی کہ عام آدمی میں ایک ایسی ذہنیت پیدا کردیجائے کہ جب وہ بی۔اے ایم۔اے کر چکے تو صرف سرکاری نوکری تلاش کرے اگر کسی کو یہ مقصد حاصل ہوگیا تو وہ سمجھتا تھا کہ یہ میری معراج ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ اس پرانے ڈھرّے سے نکل جائیں۔ گورنمنٹ ہزاروں آدمیوں کو نہیں کھپا سکتی نوکری حاصل کرنے میں جو باہمی مقابلہ بازی ہوتی ہے اس سے آپ سب کے حوصلے پست ہوجاتے ہیں حکومت کچھ کو نوکری دیدیتی ہے باقی بیروزگار پھرتے رہتے ہیں اور لوگ اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اسلئے ضروری ہے اب اپنی توجہات معاش حاصل کرنے کے اور وسائل کی طرف مبذول کریں ان نئے نئے راستوں کی طرف توجہ دیجئے جو آپکے سامنے کھل رہے ہیں۔ یقیناً سرکاری نوکری کے مقابلہ میں آپکو زیادہ فائدہ ہوگا۔ آپ کہیں زیادہ خوشحالی اور اطمینان کی زندگی بسر کر سکینگے اور آپکو ترقی کرنے کے موقعے بھی زیادہ ملینگے آپ جس ادارہ میں ملازم ہونگے نہ صرف اس کی مدد کرینگے بلکہ خود اپنی مملکت کی بھی خدمت کرینگے۔

تقریر جلسہ تقسیم اسناد ڈھاکہ یونیورسٹی ۲۴ مارچ ۱۹۴۸ء

اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے مُلک کے مستقبل کا انحصار بڑی حد تک اس بات پر ہے کہ ہم اپنے بچوں کو کس قسم کی تعلیم دیتے ہیں اور آیندہ شہری بنانے کیلئے ہم اُنکی تربیت کس ڈھنگ پر کرتے ہیں۔

تعلیم کا مفہوم محض درسی تعلیم نہیں وقت کی بہت اہم اور فوری ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنے نوجوانوں کو سائنس اور فنی علوم کی تعلیم دیں۔ تاکہ وہ ہماری آیندہ معاشی زندگی کی تعمیر کر سکیں ہمیں اس کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ ہمارے لوگ سائنس، تجارت، بیوپار، اور خاص طور پر صنعتوں کو اپنائیں ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ ہمارا مقابلہ ایسی دنیا سے ہے جو ان میدانوں میں تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ہمیں آیندہ نسلوں کے کردار کی تعمیر بھی کرنی ہے ہمیں صحیح قسم کی تعلیم کے ذریعہ ان میں عزت نفس، دیانت، وفاداری، اور قوم کی بے لاگ خدمت کے جذبات بھی پیدا کرنے ہیں۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ انہیں اچھی تعلیم و تربیت ملے اور وہ قومی زندگی کے مختلف شعبوں میں اس خوبی سے کام کریں کہ پاکستان کا نام روشن ہو۔

کُل پاکستان تعلیمی کانفرنس کے نام پیغام

۲۸ نومبر ۱۹۴۷ء

ہمارے کالجوں کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ زراعت، علم الحیوانات، نباتات، طب، انجینئری اور دیگر خصوصی مضامین کے اوّل درجہ کے ماہر تیار کریں۔ معیارِ زندگی اونچا کرنے خصوصاً عام آدمیوں کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کیلئے اسوقت ہم جن مسائل سے نبرد آزما ہیں اُن سے عہدہ برآ ہونیکی صرف یہی ایک صورت ہے۔

پشاور میں تقریر

۱۸ر اپریل ۱۹۴۸ء

زندگی کے شعبہ میں ہماری قوم کی کامیابی کا انحصار صحیح ذہنی تربیت پر ہے آپ کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ جسمانی قوت پیدا کیجئے۔ جنگجوئی یا فوج گردی کے لئے نہیں بلکہ سپاہیانہ تنومندی پیدا کرنے کی خاطر۔ تاکہ آپ عمر بھر قومی زندگی کے ہر شعبے میں ہمیشہ کے لئے امن و آشتی، بین الاقوامی، خیر سگالی، اور محبت کا سرچشمہ بنے رہیں۔

کُل پاکستان اولمپک کھیلوں کے موقعہ پر

۲۳ر اپریل ۱۹۴۸ء

پاکستان کی مشترکہ قومی زبان جو مملکت کے مختلف صوبوں کے درمیان افہام و تفہیم کا ذریعہ ہو صرف ایک ہی ہو سکتی ہے اور وہ اُردو ہے اُردو کے سوا کوئی اور زبان نہیں۔

ملک کی سرکاری زبان بھی ظاہر ہے اُردو ہی کو ہونا چاہئے یہ وہ زبان ہے جسے برِصغیر کے لاکھوں مسلمانوں نے پرورش کیا ہے اور اسے پاکستان کے اس سرے سے اُس سرے تک سمجھا جاتا ہے اور سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ اُردو میں اور صوبائی زبانوں سے کہیں زیادہ اسلامی تہذیب و ثقافت کا بہترین سرمایہ پایا جاتا ہے اور اُردو ہی دوسرے اسلامی ملکوں کی زبانوں سے قریب تر ہے۔

ڈھاکہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کی تقریر
۲۴ر مارچ ۱۹۴۸ء

میں آپ کو صاف طور پر بتادوں کہ پاکستان کی سرکاری زبان اُردو ہوگی ۔ اور صرف اُردو ۔ جو کوئی آپ کو غلط راستہ پر ڈالے وہ پاکستان کا دشمن ہے ایک مشترک قومی زبان کے بغیر کوئی قوم باہم متحد نہیں ہو سکتی اور نہ کوئی کام کر سکتی ہے ۔

ڈھاکہ میں تقریر

۲۱ ر مارچ ۱۹۴۸ء

اگر ہم اس عظیم مملکتِ پاکستان کو مطمئن اور خوشحال دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی تمام توجہ لوگوں کی اور خصوصیت کے ساتھ غریب اور عمومی طبقہ کی بہتری پر مرکوز کرنی پڑے گی ۔

خطبہ صدارت مجلس دستور ساز

۱۱ ر اگست ۱۹۴۷ء

کفایت شعاری ایک قومی دولت ہے۔ اس سے ہماری مملکت کی تعمیر میں زبردست مدد ملے گی اسلئے مہربانی فرما کر روپیہ بچایئے اور پاکستان سیونگ سارٹیفکیٹ خریدیئے۔

قوم کے نام پیغام

۵ مارچ ۱۹۴۸ء

بینکنگ کا کام ہمارے نوجوانوں کیلئے ایک ایسا نیا اور وسیع میدان کھول دیگا جہاں اُنہیں اپنی ذہانت اور قابلیت دکھلانے کا پورا پورا موقع ملیگا۔ مجھے یقین ہے کہ بینکنگ کی تربیت کے سلسلے میں جو سہولتیں دی جائینگی۔ اس سے فائدہ اُٹھانے کے لئے ہمارے نوجوان بڑی تعداد میں آگے آئینگے اس طرح وہ نہ صرف اپنے آپکو فائدہ پہنچائینگے بلکہ اپنے ملک کو خوشحال بنانے میں بھی حصہ لینگے۔

پاکستان کے سرکاری بینک کا افتتاح کرتے وقت

یکم جولائی ۱۹۴۸ء

تجارت اور کاروبار قومی زندگی میں حیات بخش خون کے مانند ہوتے ہیں میرے نزدیک بغیر تاجروں کے پاکستان کا تصور ویسا ہی ناممکن ہے جیسے بغیر کاشتکاروں اور سرکاری نوکروں کے مجھے یقین ہے کہ پاکستان میں تاجروں اور کاروباری لوگوں کو خوش آمدید کہا جائیگا اور یہ لوگ بھی اپنے فائدے کے ساتھ ساتھ ہر شخص سے خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا ایمانداری کا برتاؤ کر کے اپنی معاشری ذمہ داری نہیں بھولیں گے۔

ایوان تجارت کراچی کے اٹھائیسویں سالانہ جلسہ
میں خطاب

۲۷ راپریل ۱۹۴۸ء

تجارت کی حیثیت ثقافت سے زیادہ بین الاقوامی ہے ۔ اِس لئے آپکا فرض ہے کہ آپ وہ طرزِ عمل اختیار کریں جس سے پاکستان کی طاقت اور وقار میں اضافہ ہو مجھے یقین ہے کہ پاکستان کی تجارت کاروباری دیانت کے اعلیٰ معیار قائم کرنیکا بہت مؤثر ذریعہ ثابت ہو گی ۔ اگر ہم اپنے ملک کی چیزوں کا نام پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اُسکی ابتدا ابھی سے ہونی چاہئیے ۔

حضرات ! مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اِس مقصد کے حصول کے لئے میری حکومت سے جو کچھ ہو سکیگا وہ کریگی ۔ مَیں چاہتا ہوں کہ دنیا کی تجارتی منڈیوں میں لفظ "پاکستان" مال کی عمدگی اور اعلیٰ معیار کا مترادف ہو جائے ۔

ایوان تجارت کراچی میں تقریر
۲۷ اپریل ۱۹۴۸ء

اگر پاکستان کو اپنی وسعت اپنی آبادی اور اپنے وسائل کے مطابق دنیا میں کوئی شایانِ شان مقام حاصل کرنا ہے تو اُسے چاہئے کہ زراعت کے ساتھ ساتھ اپنے صنعتی امکانات کو بھی فروغ دے اور اپنی اقتصادی زندگی میں صنعتی رجحانات پیدا کرے

سر دست پاکستان ایک زرعی ملک ہے مصنوعات کیلئے وہ باہر والوں کا محتاج ہے اگر ہم اپنی مملکت کو صنعتی بنیادوں پر اِستوار کرنا شروع کردیں تو ہم نہ صرف اپنے ہزاروں باشندوں کو روزی مہیا کر سکینگے بلکہ اپنے وطن کے وسایل میں بھی اضافہ کرینگے صنعت وحرفت کے کام کی بہت سی خام اشیاء ہمیں قدرت نے عطا کر رکھی ہیں۔ اب ہمارا کام یہ ہے کہ اُنہیں مملکت اور اسکے باشندوں کی فلاح وبہبودی کے لئے کام میں لائیں۔

ویلکا ٹیکسٹائیل ملز کراچی کا سنگ بنیاد
رکھتے وقت تقریر

۲۶ ستمبر ۱۹۴۷ء

ہر نیا مل اور کارخانہ ہمارے مُلک کے اِقتصادی اِستحکام اور عوام کی خوشحالی کی راہ میں ایک قدم ہے۔

بنگال آئیل ملز کے افتتاح کے موقعہ پر
۲ر فروری ۱۹۴۸ء

مجھے اُمید ہے کہ آپ نے اپنے کارخانہ کا پلان تیار کرتے وقت کاریگروں کیلئے مناسب رہائیشی مکانات اور دوسری آسائشوں کا خاص طور پر اہتمام کیا ہوگا۔ کیونکہ کوئی صنعت اسوقت تک حقیقتاً فروغ نہیں پا سکتی جب تک اِس کے مزدور مطمئن نہ ہوں۔

ولیکا ٹیکسٹائل ملز کی رسم افتتاح کے موقعہ پر
۲۶ر ستمبر ۱۹۴۷ء

ہر چند کہ مشرقی پاکستان نے ابھی ترقّی کے مدارج طے نہیں کیے مگر اسکے صنعتی امکانات، خام اشیاء کی فراوانی اور پانی سے بجلی پیدا کرنے کے وسائل بہت وسیع ہیں۔ چٹاگانگ کو اوّل درجہ کی بندرگاہ میں تبدیل کیا جا سکتا ہے اور ایک وقت وہ آئیگا کہ اس کا شمار۔ دُنیا کی اعلیٰ ترین بندرگاہوں میں ہوگا اگر حالات پُرامن رہے اور ہر طبقہ کے لوگوں نے ہمارے ساتھ پورا تعاون کیا تو ہم اس صوبہ کو پاکستان کا سب سے خوشحال خطہ بنا دینگے۔

ڈھاکہ

۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے آپکی وفاداری، اعانت، اور مواعید و اعلانات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے وزیرستان سے اپنی فوجیں ہٹالی ہیں اور یہ اِسبات کا واقعی ثبوت ہے کہ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم آپ پر بھروسہ کرتے ہیں اور سرحد پار بسنے والے آپ حضرات کو اپنا مسلمان بھائی سمجھتے ہیں

ہم چاہتے ہیں کہ آپ خوددار لوگوں کی طرح اپنے پیروں پر کھڑے ہوجائیں اپنے ملکی وسایل کو ترقی دیں اور اپنی خوبیوں کو اُجاگر کریں آپ حضرات کو معلوم ہے کہ صوبہ سرحد اپنی آمدنی سے اپنا خرچ پورا نہیں کر سکتا۔ مگر ہمیں اسکی چنداں فکر نہیں ہے پاکستان اپنے سرحد پار کے قبائیلی بھائیوں کی معاشی اور معاشرتی حالت سدھارنے کی خاطر مالی یا اور کسی قسم کی ہر ممکن مدد کے لئے تیار رہے گا۔

کُل قبائیلی جرگہ پشاور کے سامنے تقریر

۱۷ مارچ ۱۹۴۸ء

بلوچستان آزاد اور بہادر انسانوں کی سرزمین ہے اس لئے آپ کی نظروں میں قومی آزادی عزت اور طاقت کے الفاظ کی خاص قدر و قیمت ہونی چاہیئے۔ یہ "ملکی" اور "غیر ملکی" کی باتیں نہ ملک کے لئے مفید ہیں نہ آپ کے شایان شان ہیں۔ اب تو ہم سب پاکستانی ہیں ہم نہ بلوچی ہیں نہ پٹھان ہیں نہ سندھی ہیں نہ بنگالی نہ پنجابی ہمارے احساسات اور طرزِ عمل بھی پاکستانیوں جیسے ہونے چاہئیں اور ہمیں چاہیئے کہ بجائے کسی اور نام کے صرف پاکستانی کہلائے جانے پر فخر محسوس کریں۔

کوئٹہ میں شہری سپاسنامہ
کا جواب دیتے ہوئے

۱۵ رجون ۱۹۴۸ء

اہل پاکستان! آج ہم اپنی آزادی کی پہلی سالگرہ منا رہے ہیں آج سے پورے ایک سال پہلے پاکستان کے لوگوں کو کامل اختیارات تفویض ہوئے تھے۔ اور حکومت پاکستان نے موجودہ ترمیم شدہ دستور کے تحت مملکت کے امور کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی تھی ہم نے سال بھر کے حوادث کا مقابلہ حوصلہ اور عزم سے کیا۔ دشمن کے وار جنکا ذکر بار بار کیا جا چکا ہے خصوصاً مسلمانوں کو بحیثیت قوم ختم کرنیکی منظم سازش کے خلاف جو کامیابی ہمنے حاصل کی وہ حیرت انگیز ہے۔ ہمارے تعمیری کام کا نتیجہ ہمارے عزیز ترین دوستوں کی توقعات سے بڑھ چڑھکر نکلا۔ میں آپ سب کو وزیر اعظم اور اُنکی قیادت میں اپنے وزراء کو دستور ساز اسمبلی اور مجالس قانون ساز کو اور مختلف انتظامی محکموں کے افسران اور افواج پاکستان کو ان کارناموں پر جو انہوں نے اس تھوڑے عرصہ میں انجام دیئے مبارکباد دیتا ہوں اور میں اہل پاکستان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے صبر و تحمل سے کام لیا اور ہمارے پہلے سال کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی ہر کوشش میں ہمارا ساتھ دیا۔

مگر یہ کافی نہیں۔ یاد رکھئے پاکستان کا قیام ایک ایسا واقعہ ہے جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں مل سکتی یہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہے اور اگر ہم نے دیانتداری۔ تندہی اور بے غرضی کے

کے ساتھ کام کیا تو یہ بھی سال بہ سال شاندار خدمات سرانجام دیتی رہیگی مجھے اپنے عوام پر کامل بھروسہ ہے اور یقین ہے کہ ہر موقع پر وہ اسلام کی تاریخ، شان و شوکت اور روایات کے مطابق عمل پیرا ہونگے

ان لاکھوں مہاجرین کی داستان جنہیں سرحد کے اس پار سے اپنے گھروں کو چھوڑ کر پاکستان میں پناہ گزیں ہونا پڑا۔ سب کو معلوم ہے یہ المناک حادثہ اس وقت پیش آیا جب ہماری مملکت پوری طرح قائم بھی نہ ہونے پائی تھی واقعہ یہ ہے کہ خود ہمارے عمال حکومت کا ایک بڑا حصہ جسے حکومت کے نظام کو قائم کرنا تھا اس لپیٹ میں آگیا میں جانتا ہوں ہمارے ان بے گھر ستم رسیدہ بھائیوں کیلئے جتنا کچھ ہونا چاہیئے تھا نہ ہو سکا ابھی تک ان میں سے بیشتر کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے لیکن یہ واقعہ ہے کہ مہاجرین کی جتنی بڑی تعداد اپنے نئے گھروں میں بسائی جا چکی ہے وہ بھی کوئی معمولی کام نہیں ہے اگر اہل پاکستان اخوت کے اس جذبہ کا اظہار نہ کرتے جو انہوں نے کیا اور عوام اور حکومت ان زبردست مشکلات کا مقابلہ جن کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی، اس ہمت سے نہ کرتے جس کا انہوں نے ثبوت دیا تو مملکت کی ساری عمارت زمین پر آرہتی۔

اس نوزائیدہ مملکت کو پیدا ہوتے ہی دیگر طریقوں سے گلا گھونٹنے کی کوشش میں ناکام ہو کر ہمارے

دشمنوں کو یہ اُمید تھی کہ اِن کا دلی منشا اقتصادی چال بازیوں سے پورا ہو جائے گا ان تمام دلائل و براہین سے کام لیکر جو بُغض و عداوت کی بناء پر تراشی جا سکتی ہیں پیشین گوئیاں کی جانے لگیں کہ پاکستان دیوالیہ ہو جائیگا۔ اور دشمن کی شمشیر و آتش جو مقصد حاصل نہ کر سکی وہ اس مملکت کی مالی تباہی سے حاصل ہو جائے گا۔ مگر ہماری برائی چاہنے والے ان نجومیوں کی تمام پیشگوئیاں جھوٹی ثابت ہوئیں اور ہمارے پہلے بجٹ ہی میں بچت ہوئی۔ ہماری تجارت کا توازن ہمارے حق میں ہے اور اقتصادی میدان میں بھی مجموعی حیثیت سے باقاعدہ ترقی ہوتی رہی ہے۔

کسی ملک کے مستقبل اور اُسکی ترقی کے متعلق کوئی قطعی اور یقینی اندازہ لگانیکے لئے ایک سال کی مدت بہت ہی قلیل ہے لیکن جس طرح ہم نے زبردست مشکلات پر قابو پایا ہے اور پچھلے بارہ مہینوں میں ترقی کی ہے۔ اِسکی بنا پر ہم خوش آیند تصورات قایم کر سکتے ہیں نظام مملکت کو لیجئے۔ مرکزی حکومت میں ہمیں سب انتظام نئے سرے سے کرنا پڑا اُدھر مغربی پنجاب میں تو مملکت قایم ہوتے ہی انتظام حکومت درہم برہم ہو گیا۔

مگر میں نہایت مسرت کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہم نے اِن تمام خطرات کو جو استحکام اور یکجہتی کو لاحق ہوئے کامیابی کے ساتھ دُور کر دیا۔ اور وقت کے بعض بڑے بڑے مسائل کے بارے میں پاکستان نے نہ صرف اپنے عزم و استقلال کا ثبوت دیا۔ بلکہ یہ بھی ثابت کر دیا کہ وہ ان عالمگیر مسایل سے جو وقتاً فوقتاً پیدا ہوتے رہے ہیں۔ خوش اسلوبی کے ساتھ نپٹنے کی صلاحیت رکھتا ہے قدرت نے آپکو سب کچھ بخشا ہے۔ آپکے وسائل لامحدود ہیں آپ کی مملکت کی بُنیادیں پڑ چکی ہیں اب یہ آپکا کام ہے کہ ان بنیادوں پر جلد از جلد اور ابھی سے اچھی عمارت کی تعمیر کریں لہٰذا بڑھے چلئے خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(مکمل) قوم کے نام قائدِ اعظم کا پیغام

۱۴ر اگست ۱۹۴۸ء

ناشران :۔ پاکستان پبلیکیشنز، پوسٹ بکس ۴۱۲، کراچی

مطبوعہ :۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ لمیٹڈ ۔ لاہور